Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت بارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 1

حمد

Urdu Class 12 Lesson 1: Hamd (Sabih Rehmani)

حمد • صبیح رحمانی • شعر وار تشریح • حرمِ کعبہ • مرکزی خیال

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 1: حمد

Urdu Class 12 Lesson 1: Hamd (Sabih Rehmani)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت بارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے پہلے سبق 'حمد' پر مبنی ہیں، جس کے شاعر سید صبیح الدین صبیح رحمانی ہیں۔ یہ حمد ایک ایسے زائر کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے جو حرمِ کعبہ میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے حیرت، عاجزی اور شکر کی کیفیت میں ڈوب جاتا ہے۔ ہر شعر کے آخر میں 'اللہ اکبر' کی صدا اس کیفیت کو اور گہرا کر دیتی ہے۔

ان نوٹس میں شاعر کا تعارف، حمد کی ہیئت اور فنی خوبیاں، ہر شعر کی آسان تشریح، مرکزی خیال، حرم سے متعلق مقامات (میزابِ رحمت، غلافِ کعبہ، حطیم، مقامِ ابراہیم) کی وضاحت، مشکل الفاظ کے معنی، اور امتحان کے لیے مختصر و تفصیلی سوالات اور MCQs شامل ہیں۔ تشریح اور سوالات Freebooks.pk نے اپنے الفاظ میں لکھے ہیں۔

تدریسی مقاصد

- حمد کی صنف کا مفہوم اور اس کی خصوصیات سمجھنا۔
- حمد کے مرکزی تصور، یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال، کو سمجھنا۔
- کعبہ اور حرم کی روحانی فضا اور اس کی اہمیت کو محسوس کرنا۔
- مذہبی اور اخلاقی اقدار کے احترام کا جذبہ پیدا کرنا۔
- حمد کے فکری اور جمالیاتی پہلوؤں پر اپنی رائے دینا۔

شاعر کا تعارف

سید صبیح الدین صبیح رحمانی 27 جون 1965ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے آبا و اجداد کا تعلق حیدرآباد دکن کے سادات گھرانے سے تھا۔ ان کے والد سید اسحاق الدین جامعہ کراچی میں ملازم رہے اور اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

نعت سے ان کا شغف گھر کے ماحول اور عشقِ رسول ﷺ کی بدولت بچپن ہی سے تھا۔ انھوں نے 1973ء میں پرائمری جماعت سے نعت خوانی شروع کی اور اسکول کے مقابلوں میں حصہ لیتے رہے۔ بعد میں انھوں نے کئی ملکوں میں نعت خوانی کی۔ وہ صرف نعت گو شاعر ہی نہیں بلکہ نعتیہ ادب کے محقق، نقاد اور نعت خواں بھی ہیں۔

وہ نعتیہ ادب کے تحقیقی و تنقیدی جریدے 'نعت رنگ' کے مدیر، 'نعت ریسرچ سینٹر' کے بانی و سیکرٹری، اور مرزا غالب پر تحقیق کے ادارے 'ادارۂ یادگارِ غالب' کے صدر ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے نعت کے شعبے میں ان کی خدمات کے

اعتراف میں انھیں تمغۂ امتیاز دیا۔

ان کا نعتیہ کلام 'کلیاتِ صبیح رحمانی' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ان کے دو نعتیہ مجموعوں 'جادۂ رحمت' اور 'سرکار کے قدموں میں' کے انگریزی تراجم 2009ء میں شائع ہوئے، اور مشاہیر کے ان کے نام خطوط کا مجموعہ 'نعت نامے' کے عنوان سے چھپا۔ زیرِ نصاب حمد 'سرکار کے قدموں میں' سے لی گئی ہے۔

فنی اصطلاحات اور حرم کے مقامات

حمد

وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، عظمت اور صفات کا بیان ہو۔ اس حمد میں یہ بیان حرمِ کعبہ کی زیارت کے تجربے کے ذریعے کیا گیا ہے۔

ردیف اور قافیہ

اس حمد کی ردیف 'اللہ اکبر' ہے جو ہر شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں آتی ہے۔ قوافی ردیف سے پہلے آنے والے ہم آواز الفاظ ہیں: منظر، برابر، (سر) پر، (پکڑ) کر، اندر، پتھر، مقدر، (کرم) کر۔

مطلع اور مقطع

پہلا شعر مطلع ہے جس کے دونوں مصرعے 'اللہ اکبر' پر ختم ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع ہے جس میں شاعر کا تخلص 'صبیح' آیا ہے۔

اندرونی قافیہ

کئی اشعار کے پہلے مصرعے کے دونوں ٹکڑے آپس میں ہم آواز ہیں، جیسے زبانیں / اذانیں، دعائیں / مقبول ہوں گی، خطائیں / التجائیں، سجایا / بتایا۔ اس سے کلام میں موسیقیت پیدا ہوتی ہے۔

تلمیح

کلام میں کسی مشہور واقعے، مقام یا شخصیت کی طرف اشارہ۔ اس حمد میں میزابِ رحمت، غلافِ کعبہ، حطیم اور مقامِ ابراہیم کی طرف اشارے تلمیح کی مثالیں ہیں۔

تکرار

ایک لفظ یا ٹکڑے کو بار بار لانا؛ 'اللہ اکبر' کی تکرار اور مطلع میں 'کعبے کی...کعبے کا' اور 'دیکھوں... دیکھے جاؤں' اس کی مثالیں ہیں۔

Free notes: freebooks.pk

حمد کا تعارف

یہ حمد غزل کی ہیئت میں ہے اور اس میں آٹھ اشعار ہیں۔ تمام اشعار ایک ہی موضوع (حرمِ کعبہ کی حاضری) سے جڑے ہوئے ہیں، اس لیے یہ مسلسل کلام ہے۔ شاعر حرم میں داخل ہونے سے لے کر دعا، توبہ، حطیم میں حاضری اور آخر میں مغفرت کی التجا تک ایک زائر کا پورا سفر بیان کرتا ہے۔

اس حمد کی سب سے نمایاں خوبی 'اللہ اکبر' کی ردیف ہے۔ یہ وہی کلمہ ہے جو اذان، نماز اور حج و عمرہ میں بار بار پکارا جاتا ہے، اس لیے ہر شعر کے آخر میں اس کا آنا حرم کی فضا کو قاری کے سامنے زندہ کر دیتا ہے۔ زبان سادہ اور رواں ہے، اور اندرونی قافیوں نے اسے ترنم سے پڑھنے کے قابل بنا دیا ہے۔

شعر وار تشریح

پہلا شعر (مطلع): کعبے کا منظر

شاعر حرم میں پہنچ کر کعبہ کی رونق اور اس کا منظر دیکھتا ہے تو اس کی زبان سے بے اختیار 'اللہ اکبر' نکلتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ منظر ایسا ہے کہ آنکھ ہٹانے کو جی نہیں چاہتا؛ جی چاہتا ہے کہ بس دیکھتا ہی رہے۔ یہ حیرت اور محبت کی وہ کیفیت ہے جو ہر زائر پر کعبہ کو پہلی بار دیکھ کر طاری ہوتی ہے۔

دوسرا شعر: حمد کی صدائیں اور اذان

حرم میں ہر طرف لوگوں کی زبانیں اللہ کی تعریف سے تر ہیں اور اذان کی آواز کانوں میں مٹھاس گھول رہی ہے۔ اس ساری فضا میں ایک ہی آواز مسلسل گونج رہی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ شاعر نے حرم کے ماحول کو آواز کے ذریعے محسوس کرایا ہے۔

تیسرا شعر: دعا کی قبولیت کا یقین

شاعر کہتا ہے کہ میں نے یہاں جتنی دعائیں مانگی ہیں، مجھے یقین ہے کہ وہ سب قبول ہوں گی، کیونکہ میں میزابِ رحمت کے نیچے کھڑا ہوں اور رحمت کا پرنالہ میرے سر پر ہے۔ اس شعر میں امید اور یقین کی کیفیت ہے۔

چوتھا شعر: گناہوں کی یاد اور آنسو

جب شاعر کو اپنی خطائیں یاد آئیں تو اس کی التجائیں آنسوؤں کی صورت میں بہنے لگیں، اور وہ غلافِ کعبہ تھام کر رو پڑا۔ یہ ندامت اور توبہ کا لمحہ ہے؛ بندہ اپنے رب کے گھر کا دامن پکڑ کر معافی مانگتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

پانچواں شعر: حطیم میں حاضری

شاعر شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ نے اپنی عطا اور مہربانی سے اسے اپنے گھر بلا لیا، اور اس پر یہ کرم بھی کیا کہ وہ حطیمِ کعبہ کے اندر پہنچ گیا۔ وہ اس حاضری کو اپنی کوشش نہیں بلکہ اللہ کا انعام سمجھتا ہے۔

چھٹا شعر: مقامِ ابراہیم کا پتھر

اس شعر میں اس پتھر کا ذکر ہے جس پر اللہ کے نبی کے قدموں کے نشان ثبت ہیں اور جسے اللہ نے اپنی نشانی قرار دیا۔ شاعر کہتا ہے کہ رب نے اس پتھر کو صدیوں سے محفوظ رکھا ہے۔ یہ اشارہ مقامِ ابراہیم کی طرف ہے (وضاحت نیچے 'حقائق کی وضاحت' میں دیکھیں)۔

ساتواں شعر: بار بار حاضری کی آرزو

شاعر اللہ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے مولا! تیرے کرم اور تیرے حرم کی شان کا کیا کہنا۔ پھر وہ دعا کرتا ہے کہ میری قسمت میں یہ لکھ دے کہ میں ساری عمر یہاں آتا رہوں۔ ایک بار کی حاضری سے دل نہیں بھرتا، بلکہ آرزو اور بڑھ جاتی ہے۔

آٹھواں شعر (مقطع): صبیح کی التجا

مقطع میں شاعر اپنا تخلص 'صبیح' لا کر کہتا ہے کہ وہ اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ اللہ اسے مغفرت عطا کرے۔ وہ خود کو 'بخشش کا طالب' کہہ کر رب سے کرم کی درخواست کرتا ہے۔ یوں حمد عاجزی اور دعا پر ختم ہوتی ہے۔

مرکزی خیال

اس حمد کا مرکزی خیال اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے گھر کی روحانی شان ہے۔ شاعر حرمِ کعبہ میں حاضر ہو کر کعبہ کے منظر، اذان کی صدا، میزابِ رحمت، غلافِ کعبہ، حطیم اور مقامِ ابراہیم کو دیکھتا ہے اور ہر جگہ اسے اللہ کی کبریائی کا احساس ہوتا ہے۔ اپنی خطاؤں پر ندامت، دعا کی قبولیت کی امید، بار بار حاضری کی آرزو اور آخر میں مغفرت کی التجا اس حمد کو ایک سچے زائر کی دلی کیفیت بنا دیتی ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

رونق

چہل پہل، شان اور تازگی۔

منظر

نظارہ، جو کچھ آنکھوں کے سامنے ہو۔

برابر

یہاں مراد ہے: لگاتار، مسلسل۔

تر

بھیگا ہوا؛ 'حمد سے تر زبانیں' یعنی جو زبانیں حمد میں مشغول ہیں۔

رس گھولنا

مٹھاس بھرنا؛ آواز کا کانوں کو بھلا لگنا۔

صدا

آواز، پکار۔

میزابِ رحمت

خانۂ کعبہ کی چھت کا پرنالہ جو حطیم کی طرف ہے۔

خطا

غلطی، قصور (جمع: خطائیں)۔

اشک

آنسو۔

التجا

عاجزی سے کی گئی درخواست۔

غلافِ کعبہ

وہ کپڑا جو خانۂ کعبہ پر چڑھایا جاتا ہے۔

عطا

بخشش، دین، انعام۔

حرم

عزت والی جگہ؛ یہاں مسجدِ حرام اور خانۂ کعبہ مراد ہیں۔

حطیمِ کعبہ

خانۂ کعبہ سے متصل نیم دائرہ شکل کی جگہ جو چھوٹی دیوار سے گھری ہوئی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

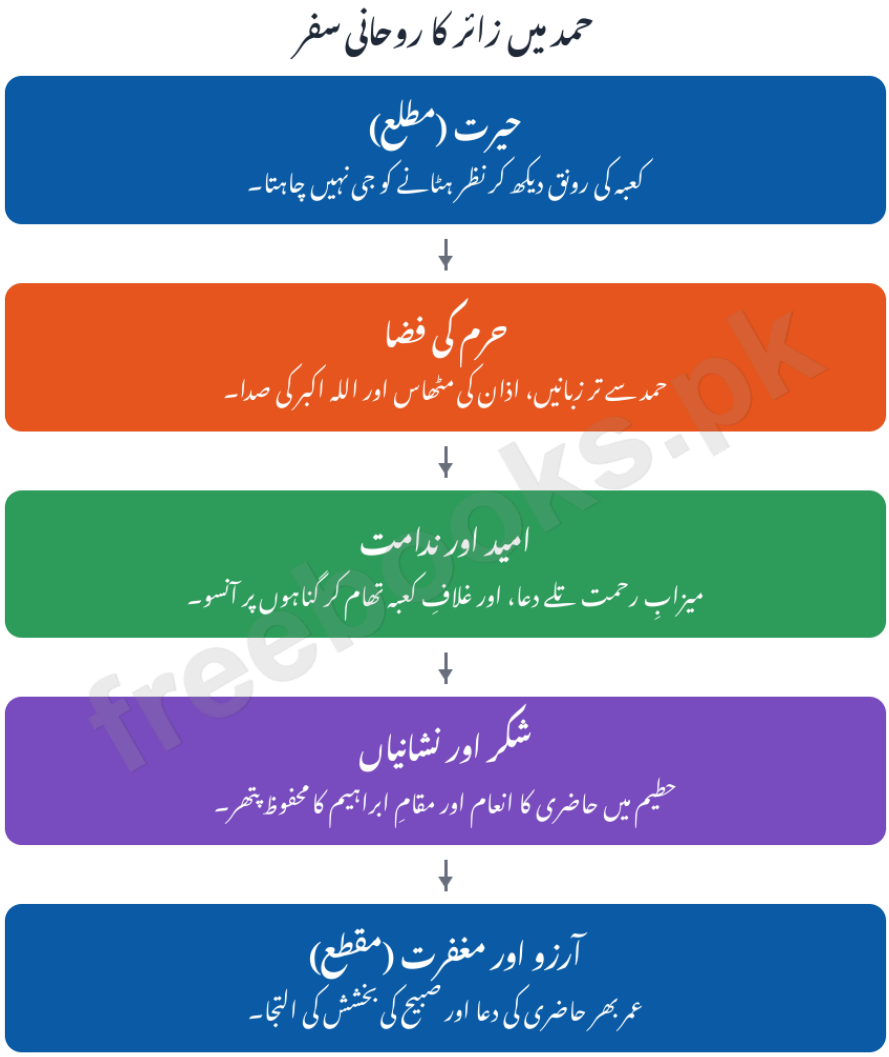
مقدر
قسمت، نصیب۔

مغفرت
گناہوں کی معافی۔

مقبول
قبول کیا ہوا، منظور۔

خاکہ

حمد میں زائر کا روحانی سفر: یہ خاکہ دکھاتا ہے کہ حمد کے اشعار میں زائر حرم میں داخل ہونے سے مغفرت کی دعا تک کن مرحلوں سے گزرتا ہے۔



freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

حمد کسے کہتے ہیں؟

وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، عظمت اور صفات بیان کی جائیں۔

شاعر کعبہ کے منظر کو کس طرح دیکھنا چاہتا ہے؟

وہ چاہتا ہے کہ بس دیکھتا ہی رہے اور نظر نہ ہٹائے۔

حرم میں شاعر کو دعا کی قبولیت کا یقین کیوں ہے؟

کیونکہ وہ میزابِ رحمت کے نیچے کھڑا ہے اور رحمت اس کے سر پر برس رہی ہے۔

یہ حمد کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

یہ صبیح رحمانی کے مجموعے 'سرکار کے قدموں میں' سے لی گئی ہے۔

حرمِ الٰہی میں پہنچ کر شاعر پر حیرت کیوں طاری ہے؟

کعبہ کی رونق اور منظر اتنا پُرشکوہ ہے کہ شاعر اسے دیکھ کر اللہ کی عظمت کا قائل ہو جاتا ہے اور نظر ہٹانا نہیں چاہتا۔

اپنی خطائیں یاد آنے پر شاعر کی کیا کیفیت ہوئی؟

وہ ندامت سے رو پڑا، اس کی التجائیں آنسوؤں میں ڈھل گئیں اور اس نے غلافِ کعبہ تھام لیا۔

'میزابِ رحمت' سے کیا مراد ہے؟

خانۂ کعبہ کی چھت کا پرنالہ جو حطیم کی طرف ہے؛ شاعر اس کے نیچے کھڑے ہو کر دعا کی قبولیت کا یقین ظاہر کرتا ہے۔

شاعر غلافِ کعبہ پکڑ کر کیوں رویا؟

اپنے گناہوں کی یاد اور ندامت کی وجہ سے؛ وہ رب کے گھر کا دامن تھام کر معافی مانگنا چاہتا تھا۔

شاعر نے مقطع میں کس چاہت کا اظہار کیا ہے؟

وہ صرف مغفرت چاہتا ہے اور خود کو بخشش کا طالب کہہ کر اللہ سے کرم کی درخواست کرتا ہے۔

اس حمد کی ردیف کیا ہے؟

اس کی ردیف 'اللہ اکبر' ہے۔

حطیم میں پہنچنے کو شاعر نے کس کی مہربانی قرار دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی عطا اور کرم کو؛ اس کے نزدیک یہ حاضری رب کا انعام ہے۔

ساتویں شعر میں شاعر کیا دعا کرتا ہے؟

یہ کہ اللہ اس کی قسمت میں عمر بھر حرم میں آتے رہنا لکھ دے۔

Free notes: freebooks.pk

تفصیلی سوالات و جوابات

حمد کی روشنی میں حرم میں زائر کی کیفیات بیان کریں۔

حیرت اور محویت

حرم میں پہنچ کر زائر کعبہ کی رونق دیکھتا ہے تو حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ بس دیکھتا رہے، اور اذان اور حمد کی صدائیں اس کی محویت اور بڑھا دیتی ہیں۔

امید اور ندامت

میزابِ رحمت کے نیچے اسے دعا کی قبولیت کا یقین ہوتا ہے، مگر جب اپنی خطائیں یاد آتی ہیں تو وہ غلافِ کعبہ تھام کر رو پڑتا ہے۔ امید اور خوف کا یہ امتزاج سچے مومن کی پہچان ہے۔

شکر

حطیم میں حاضری اور مقامِ ابراہیم کی زیارت کو وہ اپنی کوشش نہیں بلکہ اللہ کی عطا سمجھتا ہے اور اس پر شکر ادا کرتا ہے۔

آرزو اور التجا

آخر میں وہ عمر بھر حاضری کی دعا کرتا ہے اور صرف مغفرت مانگتا ہے۔ یوں حمد عاجزی اور بندگی کے اعتراف پر ختم ہوتی ہے۔

درج ذیل اشعار کی تشریح حوالے کے ساتھ کریں: دوسرا شعر (حمد سے تر زبانیں... اللہ اکبر) اور ساتواں شعر (تیرے کرم کی کیا بات مولا... اللہ اکبر)۔

حوالہ

یہ اشعار سید صبیح الدین صبیح رحمانی کی 'حمد' سے لیے گئے ہیں جو ان کے مجموعے 'سرکار کے قدموں میں' میں شامل ہے اور ہماری درسی کتاب اردو جماعت بارہویں کا پہلا سبق ہے۔

دوسرے شعر کی تشریح

حرم میں ہر زائر کی زبان اللہ کی تعریف میں مصروف ہے اور اذان کی آواز کانوں کو بے حد بھلی لگتی ہے۔ ان سب آوازوں میں ایک ہی صدا لگاتار سنائی دیتی ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ شاعر نے حرم کا ماحول سننے کی حس کے ذریعے بیان کیا ہے۔

ساتویں شعر کی تشریح

شاعر اللہ کے کرم اور اس کے حرم کی شان کو بے مثال قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اس کی قسمت میں عمر بھر یہاں حاضر ہوتے رہنا لکھ دیا جائے۔ یہ اس محبت کا اظہار ہے جو ایک بار حاضری کے بعد اور بڑھ جاتی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

فنی خوبیاں

دونوں اشعار میں اندرونی قافیہ (زبانیں/اذانیں، مولا/مولا) موسیقیت پیدا کرتا ہے، اور 'اللہ اکبر' کی ردیف حرم کی فضا کو زندہ کر دیتی ہے۔ ساتویں شعر میں براہِ راست خطاب (اے مولا) سے دعائیہ لہجہ پیدا ہوا ہے۔

اس حمد میں حرمِ کعبہ کے کن مقامات کا ذکر ہے؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

میزابِ رحمت

کعبہ کی چھت کا پرنالہ جو حطیم کی طرف ہے۔ شاعر اس کے نیچے کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ اس کی دعائیں ضرور قبول ہوں گی۔

غلافِ کعبہ

کعبہ پر چڑھایا جانے والا کپڑا۔ شاعر گناہوں کی یاد میں اسے پکڑ کر رو پڑتا ہے؛ یہ توبہ اور ندامت کی علامت ہے۔

حطیمِ کعبہ

کعبہ سے متصل نیم دائرہ نما احاطہ۔ شاعر وہاں پہنچنے کو اللہ کی خاص عطا قرار دیتا ہے۔

مقامِ ابراہیم

وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ہیں اور جسے قرآن نے اللہ کی نشانی کہا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ رب نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

اس حمد کی فکری اور فنی خوبیاں بیان کریں۔

فکری پہلو

حمد کا موضوع اللہ کی کبریائی ہے جسے حرم کی حاضری کے تجربے کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ اس میں حیرت، امید، ندامت، شکر، آرزو اور مغفرت کی طلب جیسی کیفیات ایک ترتیب سے آتی ہیں۔

ہیئت

یہ غزل کی ہیئت میں مسلسل کلام ہے: مطلع، مقطع، ردیف 'اللہ اکبر' اور منظر، برابر، اندر، پتھر، مقدر جیسے قوافی۔ تخلص 'صبیح' ہے۔

موسیقیت

اندرونی قافیے اور 'اللہ اکبر' کی تکرار اس حمد کو ترنم سے پڑھنے کے قابل بناتے ہیں، اسی لیے یہ محفلوں میں پڑھے جانے والی حمد کا اچھا نمونہ ہے۔

Free notes: freebooks.pk

تلمیحات اور زبان

میزابِ رحمت، غلافِ کعبہ، حطیم اور مقامِ ابراہیم کی تلمیحات نے حمد کو حقیقی منظر بنا دیا ہے۔ زبان سادہ اور رواں ہے، جس سے ہر قاری اس کیفیت میں شریک ہو جاتا ہے۔

معروضی سوالات (MCQs)

برابر صدا آ رہی ہے: (الف) سبحان اللہ (ب) الحمد للہ (ج) اللہ اکبر (د) استغفر اللہ

درست جواب: (ج) اللہ اکبر۔ دوسرے شعر کے مطابق حرم میں لگاتار اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔

شاعر کی التجائیں ڈھلنے لگی ہیں: (الف) جذبوں میں (ب) اشکوں میں (ج) دعاؤں میں (د) لفظوں میں

درست جواب: (ب) اشکوں میں۔ خطائیں یاد آنے پر التجائیں آنسوؤں میں ڈھل گئیں۔

شاعر اللہ تعالیٰ کے حضور طالب ہے: (الف) مغفرت کا (ب) بخشش کا (ج) کرم کا (د) مغفرت، بخشش اور کرم کا

درست جواب: (د) مغفرت، بخشش اور کرم کا۔ مقطع میں تینوں کا ذکر ہے: مغفرت کی عطا، بخشش کا طالب اور کرم کی درخواست۔

کانوں میں رس گھولتی ہیں: (الف) اذانیں (ب) دعائیں (ج) صدائیں (د) ہوائیں

درست جواب: (الف) اذانیں۔ دوسرے شعر میں اذانوں کی مٹھاس کا ذکر ہے۔

محفوظ رکھا رب نے وہ: (الف) نقشِ قدم (ب) غلاف (ج) میزاب (د) پتھر

درست جواب: (د) پتھر۔ چھٹے شعر میں مقامِ ابراہیم کے پتھر کا ذکر ہے۔

اس حمد کی ردیف ہے: (الف) منظر (ب) اللہ اکبر (ج) برابر (د) مولا

درست جواب: (ب) اللہ اکبر۔ ہر شعر کے آخر میں اللہ اکبر دہرایا جاتا ہے۔

شاعر کا تخلص ہے: (الف) رحمانی (ب) صبیح (ج) سید (د) صبیح الدین

درست جواب: (ب) صبیح۔ مقطع میں تخلص صبیح آیا ہے۔

یہ حمد کس مجموعے سے ماخوذ ہے؟ (الف) جادۂ رحمت (ب) نعت نامے (ج) سرکار کے قدموں میں (د) نعت رنگ

درست جواب: (ج) سرکار کے قدموں میں۔ سبق کے آخر میں ماخذ کا حوالہ یہی ہے۔

شاعر حطیم میں پہنچا: (الف) اپنی کوشش سے (ب) اللہ کی عطا سے (ج) دوستوں کی مدد سے (د) اتفاق سے

درست جواب: (ب) اللہ کی عطا سے۔ پانچویں شعر میں اسے رب کی عطا اور کرم کہا گیا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

شاعر غلافِ کعبہ پکڑ کر رویا کیونکہ: (الف) حرم سے جدا ہو رہا تھا (ب) اسے اپنی خطائیں یاد آئیں (ج) دعا قبول ہو گئی (د) حطیم میں پہنچ گیا

درست جواب: (ب) اسے اپنی خطائیں یاد آئیں۔ چوتھے شعر میں ندامت کا بیان ہے۔

'مغفرت' کا مطلب ہے: (الف) قسمت (ب) گناہوں کی معافی (ج) انعام (د) آواز

درست جواب: (ب) گناہوں کی معافی۔ مغفرت یعنی بخش دینا۔

'اشک' کا مطلب ہے: (الف) آنسو (ب) آواز (ج) دعا (د) قسمت

درست جواب: (الف) آنسو۔ اشک یعنی آنسو۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: سید صبیح الدین صبیح رحمانی؛ پیدائش 27 جون 1965ء کراچی؛ آبائی تعلق حیدرآباد دکن کے سادات سے۔
- خدمات: مدیر 'نعت رنگ'، بانی 'نعت ریسرچ سینٹر'، صدر 'ادارۂ یادگارِ غالب'؛ تمغۂ امتیاز۔
- کتب: کلیاتِ صبیح رحمانی، جادۂ رحمت، سرکار کے قدموں میں (یہ حمد اسی سے)، نعت نامے۔
- ہیئت: غزل نما، 8 اشعار؛ ردیف 'اللہ اکبر'؛ قوافی: منظر، برابر، پر، کر، اندر، پتھر، مقدر؛ تخلص صبیح۔
- مقامات: میزابِ رحمت (دعا)، غلافِ کعبہ (توبہ)، حطیم (عطا)، مقامِ ابراہیم (نشانی)۔
- کیفیات کی ترتیب: حیرت ← حرم کی فضا ← امید ← ندامت ← شکر ← آرزو ← مغفرت کی التجا۔

امتحانی نکات

- تشریح میں پہلے حوالہ (حمد، شاعر، مجموعہ 'سرکار کے قدموں میں') لکھیں، پھر مفہوم اور آخر میں فنی خوبی۔
- مشق کا سوال 7 (دوسرے اور ساتویں شعر کی تشریح) خاص طور پر تیار کریں۔
- میزابِ رحمت، غلافِ کعبہ، حطیم اور مقامِ ابراہیم کی ایک ایک سطر میں وضاحت یاد رکھیں۔
- مشکل الفاظ (حرم، عطا، اشک، صدا، مغفرت، مقبول) کے معنی اور جملوں میں استعمال کی مشق کریں۔
- شاعر کا تعارف امتحان کا حصہ نہیں (درسی کتاب کا نوٹ)، مگر پس منظر سمجھنے کے لیے پڑھ لیں۔

حقائق کی وضاحت

چھٹے شعر میں جس پتھر کا ذکر ہے وہ 'مقامِ ابراہیم' ہے: وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی اور جس پر ان کے قدموں کے نشان ہیں۔ قرآنِ مجید (سورۂ آلِ عمران، آیت 97) میں اسے حرم کی واضح نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے، اور شعر میں 'اپنی نشانی کہہ کر بتایا' اسی کی طرف اشارہ ہے۔

Free notes: freebooks.pk

درسی کتاب کے 'ضروری نوٹ' کے مطابق ہر سبق کے آغاز میں مصنف/شاعر کا تعارف صرف پس منظر کے لیے ہے؛
یہ کسی ٹیسٹ یا بورڈ امتحان کے سوال کا حصہ نہیں ہوگا۔